بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ماہنامۂ دار العلوم کی گذشتہ اشاعت میں ایک صاحب نے حضرتنا الاستاذ مولانا سید محمد انور شاہ الکشمیری رحؒ کے متعلق اپنی ذاتی شہادت لکھی ہے کہ حضرت نے ایک مجلس میں فرمایا کہ فلسفۂ قدیم اسلام سے بہت دور تھا اور اس کے مقابلہ میں موجودہ سائنس اسلام سے بہت قریب ہے۔ کتنے لوگوں نے یہ فقرہ پڑھا ہوگا لیکن اس ایک چند حرفی فقرہ کی اہمیت کیا ہے؟ یہ کم لوگوں کو محسوس ہوا ہوگا۔

حضرت شاہ صاحب اسلامی علوم و فنون اور عربی زبان و ادب میں تو امامِ وقت اور یگانۂ روزگار تھے ہی جس کا اعتراف سب کو ہے لیکن اس کا علم شاید کم ہی لوگوں کو ہوگا کہ حضرت الاستاذ موجودہ سائنس یعنی فزکس۔ کیمسٹری اور بیالوجی کا بھی بڑا وسیع مطالعہ رکھتے تھے اور ان علوم میں ان کی نظر مبصرانہ تھی۔ آرک نیوٹن اور دوسرے علماء سائنس کی کتابوں کے تراجم عربی زبان میں ہو چکے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے انھیں تراجم کی مدد سے ان علوم کا مطالعہ کیا تھا اور اُن میں اس درجہ درک و بصیرت پیدا کرلی تھی کہ طلبہ کی ایک مخصوص جماعت کو جن میں ایک مولانا محمد بدر عالم صاحب مؤلف ترجمان السنہ بھی تھے۔ باقاعدہ سائنس کا درس دیتے تھے۔

ناقد جلیل صاحب جو آج کل یو۔پی سکریٹریٹ میں اعلیٰ عہدہ پر ہیں۔ جس زمانہ میں علی گڈھ میں سائنس کے مشہور طالب علم تھے۔ ایک مرتبہ سیوہارہ میں حضرت شاہ صاحب سے ملے اور ایتھر کے متعلق کچھ سوالات کئے۔ حضرت الاستاذ نے ان سوالات کے جو مفصل جوابات دیئے۔ ناقد جلیل صاحب کہتے تھے کہ یہ جوابات اس درجہ عالمانہ اور فاضلانہ تھے کہ ہماری یونیورسٹی کا ایک پروفیسر اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ بہر حال لکھنے کا منشا یہ ہے کہ سائنس کو اسلام سے قریب تر جس ذاتِ گرامی نے کہا ہے وہ صرف ابن حجرِ وقت اور ابن تیمیہ عصر ہی نہیں تھی بلکہ سائنس کے مختلف علوم سے بھی بڑی حد تک آشنا اور اُس کی مبصر تھی اس بنا پر آپ کا یہ ارشاد ایک بیرونی تماشائی کا نہیں بلکہ محرمِ خانہ اور واقفِ رازِ